REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴ — شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR Qadian. PIN. 143516.

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ — ۲۷ نبوت ۱۳۵۴ ہش — ۲۷ نومبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وغیرہ کے بارہ میں ربوہ سے آمدہ مورخہ ۱۷ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ البتہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے۔ نیز محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تاحال علیل ہے۔"

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے نیز خاندان کے دیگر مقدس افراد کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ نبوت۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۲۴ نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے!

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چوراسی واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اب صرف چند یوم باقی ہیں۔ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس خالص روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پہ رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر ان کے ان کا خلیفہ ہو!!

اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ر نبوت ۱۳۵۴ہش

مرکزی جلسہ سالانہ میں آپکی شرکت

دورانِ سال اندرونِ ملک میں مختلف مقامات پر احمدیہ جماعتوں کے علاقائی سالانہ جلسے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے ہیں۔ اور اُن میں علاقہ کے احباب بالخصوص اور دوسرے مخلصینِ جماعت بالعموم شریک ہوکر اُن کی رونق بڑھانے کے ساتھ ساتھ جلسہ کی رُوحانی، علمی اور تبلیغی برکات سے بھی مستفید ہوتے رہے ہیں۔ ایسے علاقائی جلسوں کی واضح خوبی تو ہر بھائی کے مشاہدہ میں آچکی ہے کہ جہاں بھی یہ جلسے منعقد ہوئے وہاں کی جماعتیں بیدار ہوگئیں۔ اُن میں شریک ہونے والے احباب جب جلسے سے لوٹے تو اُن کے دِل احمدیت اور اسلام کے روشن اور تابناک مستقبل پر یقین سے کہیں زیادہ معمور تھے بہ نسبت اُس کے جو جاتے وقت اعتقادی طور پر اُن کے دِلوں میں پہلے سے موجود تھا۔ اِسی طرح وہ لوگ جو احمدیت سے ناآشنا تھے اور بہت سی غلط فہمیوں کا شکار تھے یا بنادیئے گئے تھے اُن کو احمدیت کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ہمارے خیالات براہِ راست سُنتے رہے اور اُنہیں شُنید کے ساتھ دید کا خود ہی موازنہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اِس طرح اُن میں سے ایک خاصی تعداد کے شریف الطبع افراد کے دِل احمدیت کے بارہ میں صاف ہوگئے۔

اب مرکزِ سلسلہ میں سالانہ جلسہ کی آمد آمد ہے۔ نظارت دعوت وتبلیغ کے اعلانات کے مطابق یہ جلسہ اِس سال بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ر دسمبر ۷۵ء احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں منعقد ہورہا ہے۔ اور یہ کوئی پہلا جلسہ نہیں بلکہ ۱۸۹۱ء میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کا اجراء فرمایا اور ہر سال بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت زیادہ کامیابی وکامرانی کے ساتھ یہ رُوحانی اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ اِس اعتبار سے اِس بار کا جلسہ ۸۴ واں سالانہ جلسہ ہے جہاں تک اِس جلسہ کی رُوحانی برکات کا تعلق ہے ان کا مشاہدہ احمدیت کی تین نسلیں تو ذاتی طور پر کرچکی ہیں۔ اور ان برکات سے نسلاً بعد نسلٍ مستفید بھی ہوچکی ہیں۔ اس لیئے جب ہم ۸۴ ویں سالانہ جلسہ میں شرکت کا تصور اپنے دماغ میں لاتے ہیں تو اس کے ساتھ وہ جمیع قسم کی برکات کا خاکہ بھی خود بخود ہمارے سامنے بطور خلاصہ کے آجاتا ہے اور ایک خاص قسم کا رُوحانی حظ اور سُرور طبائع میں پیدا ہوکر اس جلسہ میں عملی شرکت کے لئے دلوں میں ایک نیا جوش پیدا کر دیتا ہے۔

جلسہ کی تاریخوں پر نظر کرتے ہوئے اب تو جلسہ میں صرف چند ہفتے ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے دُور دراز کے علاقوں سے تشریف لانے والے احباب اپنے اخلاص اور قربانی کے مطابق اِس کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ خدا اُن کے اس سفر کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ اور ان سب دُعاؤں کا مورد بنائے جو اس للّٰہی سفر کرنے والوں کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہیں۔ اور حضورؑ کے اپنے ہی مبارک الفاظ میں اخبار بدر کی مختلف اشاعتوں میں تبرک اور تحریک کے طور پر شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ البتہ وہ دوست جو ابھی اپنے حالات کے پیشِ نظر قطعی فیصلہ نہیں کر پائے، اُن کے لئے صرف اسی قدر لکھ دینا کافی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:-

> "اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

اس سے پہلے فرمایا:-

> "لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔"
>
> (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور علیہ السلام کے انہی الفاظ پر غور کریں۔ یہ جلسہ جس کی اہمیت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ خداتعالیٰ کے خاص حُکم اور اشارہ کے نتیجہ میں محض اس لئے مقرر کیا گیا کہ اُس کی حکمتِ کاملہ اِس بابرکت جلسہ سے بہت سے دیگر فوائد کے علاوہ تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام کا کام لینا چاہتی ہے۔ جسے ہم دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت کے قیام کی جو اصل غرض وغایت ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا مرکزی جلسہ سالانہ بھی ان اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے جب آپ خود یا آپ کے لواحقین اور ذی اثر دوست شریک جلسہ ہوتے ہیں تو علاوہ ذاتی طور پر اس کی برکات سے متمتع ہونے اور علم وعرفان کی جھولیاں بھر لینے کے، اجتماعی طور پر سب شرکاء جلسہ گویا ایسا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے رہے ہوتے ہیں جس کے ذریعہ حق کی تائید ہوتی ہے۔ اور کلمۂ اسلام کا اِعلاء اور اس کی سربلندی کے سامان فراہم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بابرکت جلسے ایک لمبے عرصے سے تواتر کے ساتھ منعقد ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اس لئے جماعت کا یہ جلسہ بھی جماعت کی عزت وعظمت اور اسلام کی سربلندی کے لئے بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ آپ کی شرکت کے نتیجہ میں اس قسم کا جو عظیم القدر کام ہوا تو اس کا اجر اور ثواب بھی عظیم القدر ہی ہوگا۔ اور آپ کے اخلاص اور صحتِ نیت کے مطابق اس عظیم الشان ثواب میں آپ کا حصّہ بھی حتمی اور یقینی ہے۔

ایک اور بات بھی اس مقام پر مستحضر کر لینے کی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام بھائی خواہ کسی جگہ بھی رہائش رکھتے ہوں اس بات کو بڑی توجہ کے ساتھ سُنیں اور اُسے اپنے دِل میں جگہ دیں، وہ بات یہ ہے کہ حضورؑ کے محولہ بالا جامع الفاظ میں آپ نے تو یہ پڑھ لیا کہ خداتعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ جو رُوحانی انقلاب دنیا میں لانے والا ہے اُس کے لئے خدا کی تقدیر نے ایسی قومیں بھی تیار کی ہوئی ہیں۔ جو اس خوش کُن رُوحانی انقلاب کا ذریعہ بننے والی ہیں۔ اور یہ بات تو واضح ہی ہے کہ افراد کے مجموعے کا نام ہی قوم ہے۔ اس لئے ہر احمدی بھائی کی کوشش یہی ہونی چاہیئے اور اُس کی تمام تر تمنّا اور آرزو یہی ہو کہ ایسے خوش نصیب افراد میں اُس کا بھی شمار ہو۔ یُوں تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون کونسا شخص اس خوش نصیبی کا مورد بننے والا ہے۔ لیکن مذکورہ عبارت پر غور کرنے سے یہ بات تو اشارۃ النص کے طور پر نکلتی ہے کہ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے مخلصین بھی بالضرور ایسے خوش نصیب افراد میں ہیں۔ اس لئے ہر احمدی جو اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے کوشاں ہے۔ وہ ضرور اس قوم کا فرد بننے کی توقع رکھتا ہے جس کی خدا کے مسیحؑ نے خدا سے اشارہ پاکر مذکورہ الفاظ میں تعیین کی۔

رہے ایسے احباب جماعت جو اپنی گوناگوں مجبوریوں کے سبب جلسہ میں عملی شرکت سے قاصر ہیں تو چونکہ تمام اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے اس لئے اُن کو زیادہ دلگیر نہیں ہونا چاہیئے۔ لطیف وخبیر کی نگاہ انسان کی دِل کی گہرائیوں پر ہے اس لئے اُن سے انہی نیتوں کے مطابق خدا کی رحمت کا سلوک ہوگا۔ اس موقعہ پر انہیں حضرت رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد رکھنی چاہیئے جبکہ ایک سفر کے موقعہ پر رحمتِ مجسّم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم سفر اصحاب کو فرمایا کہ مدینہ میں مقیم بعض ایسے افراد بھی ہیں کہ جو باوجود مدینہ میں مقیم ہونے کے تمہارے ہر سفر میں شریک ہیں۔ انہیں اُن کی مجبوریاں اور معذوریاں عملی سفر سے روکنے کا باعث ہوئیں۔ لیکن اپنی نیتوں کے اعتبار سے وہ ہر قدم میں تمہارے ہم سفر ہیں۔ پس پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان پیارے الفاظ سے استنباط کرتے ہوئے ہم بھی ان معذور اور مجبور دوستوں سے یہی کہتے ہیں کہ آپ کی نیتوں کا ثواب آپ کو ضرور ملے گا۔ البتہ ایسی پُرخلوص نیتوں کے ساتھ ساتھ جب آپ کی دردِ دل سے نکلی ہوئی احمدیت اور اسلام کے رُوحانی فروغ اور مقبولیت کے لئے دُعائیں شامل ہوجائیں گی تو سونے پر سہاگہ کا کام دیں گی۔

اِس لئے مبارک ہیں وہ جو مرکزِ سلسلہ کے جلسہ سالانہ میں عملی شرکت کرکے اعلائے کلمۂ اسلام کا موجب ہوتے ہیں اور اس کی برکات سے خود بھی اور اپنے جملہ لواحقین کو بھی حصّہ دار بناتے ہیں۔ اور وہ بھی خدا کی رحمت کے وارث ہیں جو اپنی پاک نیتوں کے ساتھ ہر مرحلہ میں عملی طور پر شرکاءِ جلسہ کے ساتھ ساتھ شامل ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کی مُرادیں پُوری کرے اور آنے والے جلسہ کو ہر احمدی کے لئے جہاں بھی وُہ ہے موجبِ صد برکات بنائے۔ آمین ﴿

(محمد حفیظ بقاپوری)

اظہارِ تشکّر و دُعا کی درخواست

پچھلے دنوں محترم بخش الٰہی صاحب سہگل کا ایک لڑکا جاوید احمد دریا میں ڈوب کر فوت ہوگیا تھا اور محترم شمیم الہدیٰ صاحب کے دو لڑکے کالرا سے یکے بعد دیگرے وفات پاگئے۔ ان اندوہناک حادثات کی خبر پاکر احبابِ جماعت نے ہر دو اصحاب کو تعزیتی خطوط لکھے جس کے نتیجہ میں لواحقین کو صبر وسکون حاصل ہُوا۔ دونوں دوست اپنی بے حد مصروفیات کے باعث فرداً فرداً احبابِ جماعت کو شکریہ کے خطوط لکھنے سے قاصر ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے لئے مزید دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ محترم شمیم الہدیٰ صاحب کی ایک بیٹی بھی کالرا کے مہلک مرض سے بیمار ہوگئی تھی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے وہ صحت یاب ہوگئی ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں دیئے ہیں فجزاہُ اللہ۔ (خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ)

سفرِ یورپ کے دوران

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور احسانات کا ایمان افروز تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

ربوہ ۳۱ اخاء بروز جمعۃ المبارک۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفرِ یورپ سے ربوہ واپس درود فرما ہونے کے بعد پہلی مرتبہ جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر کم وبیش پون گھنٹے تک ایک نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور پھر نماز جمعہ پڑھائی۔ مقامی احباب بڑی کثرت کے ساتھ آئے ہوئے تھے بلکہ متعدد بیرونی مقامات سے بھی احباب اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازِ جمعہ پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک بج کر دس منٹ پر جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور نے محبت بھری آواز میں احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرمایا تو جملہ احباب پر عجیب وارفتگی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی زیارت کرنے حضور کے کلمات طیبات سننے اور حضور کی اقتداء میں انہیں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے شروع میں اپنی علالتِ طبع کا ذکر فرمایا جس کا آغاز گذشتہ نومبر میں انفلوئنزا کی شکل میں ہوا۔ بیماری کا یہ سلسلہ وقفہ وقفہ سے جاری رہا۔ بعد میں گُردے یا مثانے میں کسی جگہ انفیکشن ہو گئی جس کے ساتھ شدید لرزہ سے بخار بھی چڑھ گیا۔ شوگر بھی بڑھ گئی۔ اور جب بخار ٹوٹنے کے بعد بھی انفیکشن قائم رہی۔ تو پھر ڈاکٹروں کو تشویش ہوئی۔ اور جماعت کے مشورہ سے میڈیکل چیک اپ کے لئے بیرونِ ملک جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ انگلستان میں گردے مثانہ اور شوگر کے ماہر ڈاکٹروں کو دکھایا گیا ایکس رے اور مختلف ٹیسٹوں کا اور علاج کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں ڈاکٹروں نے اطمینان کا اظہار کیا اور بتایا کہ جس قسم کی بیماری کا خطرہ محسوس کیا جاتا تھا۔ وہ بالکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرمائی ہے جس کے نتیجہ میں میں اب آپ دوستوں کے سامنے کھڑا ہوں آج ہم دونوں کی خواہش پوری ہو گئی یعنی جماعت اور اس کے امام کے درمیان اس بیماری نے جو بظاہر ایک عارضی اور وقتی روک پیدا کر دی تھی وہ جاتی رہی۔ حقیقت یہی ہے کہ جماعت اور اس کا امام ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ان کے درمیان جو قلبی اور روحانی تعلق ہے۔ وہ اتنا گہرا مستحکم اور مضبوط ہے کہ اس میں کسی حالت میں بھی رخنہ پیدا نہیں ہو سکتا تاہم اس بیماری نے جو ظاہری روک پیدا کر دی۔ الحمد للہ کہ وہ بھی آج دُور ہو گئی۔ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی ہمیشہ یہی دُعا کرتے رہیں کہ اس باہمی تعلق میں کبھی بھی کوئی فرق نہ آنے پائے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی صحت سے رکھے اور مجھے بھی صحت عطا فرمائے تاکہ ہم اپنی ان جماعتی اور دینی ذمہ داریوں کو ادا کرسکیں جو اب ایک بڑے ہی اہم مرحلہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ اپنے غیر معمولی فضلوں کے جو نشان قدم قدم پر ظاہر فرماتا رہا۔ ان کا مختصراً ذکر فرمایا۔ اور اس سلسلے میں سویڈن میں گوٹن برگ کے مقام پر ملک کی جس پہلی مسجد کی بنیاد رکھنے کی خدا نے توفیق دی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس مسجد کے لئے نہایت موزوں مقام پر زمین کا ملنا اس کے سلسلے میں پیش آمدہ مشکلات کا دور ہونا پھر دُعاؤں کے نتیجہ میں اس کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر موسمی پیشگوئی کے بالکل برعکس اور خلاف توقع مطلع کا صاف ہو جانا اور سورج کا نکل آنا، بخیر و خوبی اس تقریب کا انجام پانا، ملکی پریس میں وسیع پیمانے پر اس کی تشہیر اور تقریب میں شامل ہونے والے عیسائیوں کا غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہو جانا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے خاص نشانات ہیں جو اس نے محض اپنے فضل سے ظاہر کئے پھر خدا تعالیٰ نے بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کو اس مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات ادا کرنے کی جو توفیق بخشی۔ یہ بھی خدا کا خاص احسان ہے۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ سیکنڈے نیوین ممالک میں مقیم یوگوسلاوین باشندوں میں قبولِ حق کی ایک ایسی رَو پیدا ہو چکی ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے چالیس سے زیادہ گھرانے احمدی ہو چکے ہیں اور ابھی اس میں سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر ان ممالک کے جو باشندے مسلمان اور احمدی ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نہایت مخلص اور فدائی ہیں۔ وہ نہ صرف خود قرآن کریم کو پڑھتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ بلکہ اس کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں

حضور نے فرمایا:- درحقیقت قرآنی احکام پر عمل کرنے سے ہی ہم خدائی برکات حاصل کرسکتے ہیں۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ دُعاؤں پر زور دے اور نیک اعمال کے ذریعہ خدائی افضال کو جذب کرے کہ ساری برکتیں اور کامیابیاں اسی سے وابستہ ہیں اور یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ نوع انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور خدائے واحد کے ترانے گھر گھر گائے جانے لگیں گے انشاء اللہ العزیز

مغربی بنگال میں ایک اور نئی جماعت کا قیام

سولہ ۱۶ افراد کا قبولِ احمدیت

ضلع بیربھوم کے ایک چھوٹے سے گاؤں "امام نگر" کے ایک نوجوان مکرم محمد محسن حسین صاحب سے خاکسار کا عرصہ پانچ ماہ سے بذریعہ خط وکتابت تبلیغی سلسلہ جاری تھا۔ اس دوران ماہ رمضان سے قبل ہماری دعوت پر موصوف ایک بار کلکتہ بھی تشریف لائے میں نے انہیں کثیر تعداد میں مفت اور قیمتاً جماعت کا لٹریچر بہم پہنچایا اور بالمشافہ تبادلہ خیالات کا موقعہ بھی میسر آیا۔ اسی موقع پر موصوف نے مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت بھی دی۔ یکم نومبر کو خاکسار نے اپنے تبلیغی وتربیتی دورہ کے پروگرام میں امام نگر کو بھی شامل کر لیا۔ مورخہ ۳ نومبر کو خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے پروگرام کے مطابق امام نگر پہنچے جہاں دو روزہ قیام میں دن رات تبلیغ کرنے کا موقع ملا اور بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل سے سولہ افراد (یعنی تیرہ نوجوان اور عمر رسیدہ مرد اور ایک عورت) بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تمام نوجوان خدا کے فضل سے پڑھے لکھے ہیں اور قابلِ رشک دینی جذبہ رکھتے ہیں۔

بیعت فارم پر کر لینے کے بعد باقاعدہ طور پر عہدیداران کا انتخاب کرایا گیا۔ اور ایک مختصر تربیتی جلسہ منعقد کیا۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے تقریر کی جسمیں بیعت کی حکمت، پر روشنی ڈالتے ہوئے شرائطِ بیعت پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے نظامِ سلسلہ کی اہمیت اور پابندی اور دیگر جماعتی مسائل اور ان کی بجاآوری کی طرف توجہ دلائی بعدہٗ ایک لمبی دُعا کرائی۔

جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے نئے احمدی بھائیوں کو ہر حال میں استقامت بخشے اور ان کو دینی دنیوی انعامات کا وارث بنائے آمین۔ نیز اس علاقہ میں احمدیت کو مزید ترقیات عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم منظور حسین صاحب کیرنگ کے ایک مخلص نوجوان ہیں سلسلہ کے کام میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اس سال دسویں سرجن کا امتحان دے کر خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ وہ احباب کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں نیز اچھی ملازمت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے اس موقعہ پر اعانتِ بدر میں ۵ روپے درویش فنڈ میں پانچ روپے مساجد فنڈ میں پانچ روپے جمع کرائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء (۲) محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نور خان صاحب کیرنگ سر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے موصوفہ سخت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوفہ نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں پانچ روپے جمع کرائے ہیں۔

(خاکسار: عبد التسلیم مبلغ کیرنگ۔ اڑیسہ)

”گذشتہ پچاسی ۸۵ سال میں ہم نے بیشمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے“

”ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہونگی اور اسلام غالب آئے گا۔“

”مسجد نصرت جہاں“ کوپن ہیگن میں ارشاد فرمودہ حضور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

۲۴ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی مسجد میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا جب سے اس دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت شروع ہوئی دو قسم کے انبیاء آتے رہے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت اور صاحب حکم ہوا کرتے ہیں۔ اور ایک وہ جو کسی شریعت کے تابع ہو کر آتے تھے اور جو بدعات پہلے سے نازل شدہ دین میں پھیلی ہوئی تھیں۔ انہیں دور کر کے دین کو اس کی اصلی اور خالص شکل میں از سرِ نو پیش کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں انبیاء بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا

(المائدہ آیت ۴۵)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ تورات بطور شریعت کے نازل تو موسیٰ علیہ السلام پر ہوئی تھی لیکن بعد میں ایسے انبیاء آئے جو خود بھی اسی شریعت پر عمل کرتے رہے اور دوسروں سے بھی اس پر عمل کراتے رہے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ کا یہی مطلب ہے حضور نے دونوں قسم کے انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ فرق تو انبیاء علیہم السلام کے درمیان اصولی طور پر پایا جاتا ہے لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ہیں سب ایک جیسے۔ مثال کے طور پر اصولی اختلاف کے باوجود دونوں میں پائی جانے والی.... یکسانیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے انبیاء کی مخالفت ہوئی اور اس قدر شدید مخالفت ہوئی کہ اپنے مشن میں ان کی کامیابی ناممکن نظر آنے لگی۔ انبیاء بنی اسرائیل میں سے آخری نبی شریعتِ موسوی پر عمل کرانے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ ان کی انتہائی شدید مخالفت ہوئی۔ اور انہیں شدید قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں حتیٰ کہ ان کے بعض ماننے والوں کو عرصہ دراز تک غاروں میں زندگی بسر کرنا پڑی یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جائیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق انہیں کامیاب کیا۔ سب سے آخر میں صاحبِ شریعت نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں قرآن کریم کی کامل شریعت تھی جو تا قیامت بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے آپؐ کو عطا کی گئی۔ آپؐ کی بھی انتہائی شدید مخالفت ہوئی۔ اور آپؐ کو بھی اور آپؐ کے ماننے والوں کو بھی شدید تکالیف و اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر خود اُمّت محمدیہ میں وہ لوگ جو علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی خود اُمّتِ محمدیہ نے مخالفت کی۔ وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے فقہ میں اُمّت کی رہبری کی اور جن کے لئے ہم آج بھی دُعائیں کرتے ہیں۔ جیسے حضرت امام ابو حنیفہؒ حضرت امام مالکؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام حنبلؒ وغیرہم اپنے اپنے وقت میں انہیں ہر قسم کی تکالیف پہنچائی گئیں اور بعض کو قتل بھی کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے مُتاقبل کی صدی میں نائیجیریا میں حضرت عثمان بن فودیؒ آئے۔ انہوں نے مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا بدعات سے دین کو صاف کر کے صحیح اسلام لوگوں تک پہنچایا۔ لیکن ہوا یہ کہ اُن پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور ان کے خلاف تلوار اُٹھائی گئی انہیں اور ان کے مشن کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اس کے باوجود وہ کامیاب ہوئے۔ اور اسلام اُن لوگوں میں اپنی اصل شکل میں قائم ہوا۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا آخر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں امام مہدی آئے مہدی کے متعلق قرآن میں پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو آپؐ کا سلام پہنچانے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا جب بھی تم اس کا زمانہ پاؤ اس کے ساتھ شامل ہو جانا کیونکہ اسلام اس کے ذریعہ سے دنیا میں فتحیاب ہوگا اور غالب آئے گا چونکہ اُمّت محمدیہ میں مہدی علیہ السلام سے بڑھ کر اور کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جسقدر پیار اور آپؐ کے لئے خدمت و فدائیت کا جو جذبہ مہدی علیہ السلام میں نظر آتا ہے۔ وہ کسی اور میں نہیں نظر آتا اور اسی لئے یہ ضروری تھا کہ اُمّتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے بزرگوں کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی۔ اس سے بڑھ کر مخالفت مہدی علیہ السلام کی کیجاتی۔ پس مخالفت تو ہوگی اور ضرور ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں محبت کے ساتھ، پیار کے ساتھ اور نہایت درجہ ہمدردی اور غمخواری کے ساتھ احمدیت نے اللہ تعالےٰ اور اس کے محبوب ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوع انسان کے دل جیتنے ہیں۔

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ پندرہ سال جن کے اوائل میں سے ہم گذر رہے ہیں میرے اندازے کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے تیاری کے سال ہیں جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کے پورا ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ مکی زندگی میں مسلمانوں اور اسلام کی مخالفت آہستہ آہستہ بڑھتی ہی چلی گئی تھی جو لوگ اس دور میں خدائے واحد پر ایمان لائے تھے اور جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا انہیں پے در پے تکالیف پہنچائی گئی تھیں۔ اور ان کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔ اسی طرح میرے خیال میں اگلے پندرہ سال میں جو جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام کا زمانہ ہے دُنیا ہمیں تکالیف پہنچانے اور مٹانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن جس طرح مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے بشاشت کے ساتھ تکالیف برداشت کی تھیں۔ حتیٰ کہ اُن کے ننگے جسموں کو پتھروں پر گھسیٹا گیا تھا۔ شعب ابی طالب میں محصور کر کے بھوکا اور پیاسا رہنے پر مجبور کیا گیا تھا پھر بھی صحابہ نے بشاشت کے ساتھ تکالیف برداشت کی تھیں۔ اسی طرح ہنستے اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ہمیں بھی تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی۔ جب مکہ میں حق پرستوں کے سینوں پر گرم پتھر رکھے جاتے تھے اور نیچے زمین پر بھی آگ کی طرح تپتے پتھر ہوتے تھے اس حالت میں بھی ان کے منہ سے یہی آواز نکلتی تھی اللّٰہ احد کہ اللہ ایک ہے اس کی وجہ یہ کہ وہ اس یقین سے پُر تھے کہ ان کا خدا ساری طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ اس یقین سے پُر تھے کہ مُحَمَّدؐ اپنے دعویٰ میں صادق ہیں۔ اور خدا کے سچے رسول ہیں، وہ اس یقین سے پُر تھے کہ اسلام ہر حال غالب آئے گا۔ اور وہ خود اُن رحمتوں کے وارث بنیں گے۔ جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والے کو صحابہ کے سے انعام ملیں گے۔ لیکن انہیں صحابہؓ کی سی تکالیف بھی برداشت کرنا پڑیں گی۔ ہم اس یقین سے لبریز ہیں کہ جو بشارتیں چودہ سو سال سے اس وقت تک دی گئی ہیں۔ اور جو خبریں بطورِ بشارت مہدی علیہ السلام کو ملی ہیں۔ وہ ضرور پوری ہونگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مزید فرمایا ہماری جماعتی زندگی پر ۸۵ سال گذر چکے ہیں جس طرح بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی زندگی اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ ہوئی ہے۔ میں دو مثالیں بیان کر دیتا ہوں۔ اُن میں سے ایک پوری ہو چکی ہے۔ اور دُوسری کے پُورا ہونے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ پہلی مثال یہ ہے کہ جس دن لینن اور اس کے ساتھیوں نے سر جوڑ کر انقلاب رُوس کا منصوبہ بنایا اس سے دو ہفتہ پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

یہ لمبی پیشگوئی ہے اور یہ اس کا صرف ایک حصہ ہے جس میں زارِ رُوس اور اس کے اقتدار کے خاتمہ کی خبر بھی دی گئی تھی۔ ایک دفعہ ایک رُوسی سیاستدان پاکستان آیا ہم نے اسے دعوت دے کر ربوہ بلایا۔ جب وہ ربوہ آیا تو میں نے اس سے کہا جب تمہارے لیڈر لینن کو ابھی پتہ بھی نہ تھا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تمہارے ملک میں کیا ہونے والا ہے مَیں نے اور بھی پیشگوئیاں اُسے بتائیں۔ وہ سُن کر بہت حیران ہُوا۔ اور اس نے بڑے تعجب کا اظہار کیا۔ الغرض یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہوئی اور ہم نے اسے پورا ہوتے دیکھا۔ اس سے بھی زیادہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو ابھی پوری ہونی ہے انشاء اللہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے رُویا میں رُوس کے اندر ریت کے ذروں کی طرح احمدی دیکھے ہیں جو پیشگوئیاں پوری ہو جاتی ہیں وہ دلوں میں یہ یقین پیدا کر جاتی ہیں کہ جو مزید بشارتیں یا خبریں دی گئی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہونگی۔

حضور نے فرمایا یہ تو ایک مثال ہے جو میں نے بیان کی ہے۔ ورنہ پچھلے ۸۵ سال میں ہم نے بے شمار بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے لبریز ہونا چاہیئے کہ وہ تمام بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں وہ اپنے اپنے وقت پر ضرور پوری ہونگی اور اسلام بہر حال دنیا میں غالب آئے گا۔ ان کے پورا ہونے میں شک کا سوال ہی نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام اس زمانہ میں اپنے نور، اپنے دلائل، اپنے نشانوں

(باقی صفحہ ۹ پر)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ناروے کے دارالحکومت اوسلو کی معروف عمارت "پیپلز ہال" کے ایک کمرہ میں حضور کا احباب جماعت سے نہایت پُر اثر خطاب

۲۹ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز پیر

آج حضور کے گوٹن برگ سے سویڈن کے دارالحکومت اوسلو روانہ ہونے سے قبل مسجد گوٹن برگ کے آرکیٹیکٹ مسٹر نلس نلسن اور بلڈنگ کنٹریکٹر مسٹر گارسنڈ نے ہوٹل سکنڈے نیویا میں حضور سے ملاقات کرکے مسجد کی تعمیر سے متعلق تفصیلی ہدایات حاصل کیں۔ وہ مجوزہ مسجد کا ماڈل اپنے ساتھ لائے تھے۔ حضور نے مسجد کی غرض و غایت اور اس کی ضروریات پر تفصیلی روشنی ڈالی اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر سے متعلق انہیں تفصیلی ہدایات دیں۔ یہ ملاقات صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک جاری رہی۔

سوا دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ موٹروں کے ذریعہ گوٹن برگ سے اوسلو کے لئے روانہ ہوئے حضور کے قافلہ کی دو کاروں کے علاوہ دو مزید موٹر کاریں بھی ساتھ ہی روانہ ہوئیں۔ ان میں سے ایک کار میں مبلغ ڈنمارک و امام مسجد کوپن ہیگن مکرم کمال یوسف صاحب، مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب، اوسلو کے مکرم رشید چوہدری صاحب ابن محترم غلام حسین صاحب اوورسیئر مرحوم اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب آف لندن سوار تھے دوسری کار میں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوسلو مکرم ناصر احمد صاحب قریشی مع اہلیہ محترمہ اور مکرم ڈاکٹر اسحٰق خلیل صاحب آف زیورک سوار تھے۔ یہ سب احباب مسجد گوٹن برگ کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کرنے کے بعد گوٹن برگ میں ہی ٹھہر گئے تھے تاکہ مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ اوسلو جاسکیں۔ گوٹن برگ کے بہت سے مقامی احباب نے ہوٹل سکنڈے نیویا پہنچ کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

گوٹن برگ سے بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر حضور کنگز آیلو (Kungsalv) نامی قصبہ میں رکے اور وہاں کنگز وارڈشس (Kungs Vardshus) نامی ریسٹورانٹ میں (جس کے معنے ہیں "کنگس گیسٹ ہاؤس") دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے حضور پونے تین بجے سہ پہر روانہ ہوئے اور قریباً ایک سو بیس میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد سوا پانچ بجے سوین سنڈ (Svine Sund) کے مقام پر پہنچے۔ جہاں سے ناروے کا علاقہ شروع ہوتا ہے۔ یوں تو یہ سارا علاقہ ہی پہاڑی ہونے کے علاوہ نہایت سرسبز و شاداب ہے اور بیشمار دلکش وادیاں راہ میں آتی ہیں جن کے لہلاتے ہوئے کھیت اور ان کے سروں پر کسانوں کے نہایت صاف ستھرے خوشنما گھر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتے لیکن وہ مقام جہاں سے ناروے کا علاقہ شروع ہوتا ہے، اپنے دلفریب منظر کی وجہ سے بہت مشہور ہے یہاں پہاڑوں کے بیچ میں سے ایک دریا بہتا ہے جس پر ایک خوشنما پل بنا ہوا ہے۔ اس پل کے اُس پار سڑک ناروے کی حد میں داخل ہوتی ہے۔ لوگ یہاں رکے اور اردگرد کے دلکش منظر سے لطف اندوز ہوئے بغیر آگے نہیں بڑھتے۔

پل کے اُس پار مکرم تنویر احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو نیز مکرم عبد الغنی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ اور بچے اور اسی طرح بعض دوسرے احباب اپنی اپنی موٹر کاروں میں قریباً اسّی میل کا فاصلہ طے کرکے اوسلو سے وہاں آئے ہوئے تھے۔ ان سب احباب نے کمال مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے ان سب احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اور بچوں کے سروں پر دستِ شفقت پھیر کر انہیں پیار کیا۔

اس مقام سے ناروے کی سرحد کے اندر ایک میل کے فاصلہ پر لبِ سڑک Svine Sand Shopping Centre نامی ایک جنرل سٹور ہے۔ اس سٹور کے کیفے ٹیریا میں مکرم تنویر احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ اہل قافلہ کی خدمت میں چائے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چائے نوش فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ سوا چھ بجے شام اوسلو کی جانب روانہ ہوئے اور اسّی میل کا فاصلہ طے کرکے آٹھ بجے رات اوسلو کے ہوٹل سکنڈے نیویا پہنچے جہاں حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کو ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں ہمارے نہایت مخلص نارویجین احمدی بھائی مکرم احمد بولستاد اور دیگر احباب حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے حضور اور اہلِ قافلہ کے اپنے کمروں میں فروکش ہونے کے بعد جماعت احمدیہ اوسلو کی طرف سے حضور ایدہ اللہ اور حضور کی معیت میں اوسلو آنے والے تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ احمدی خواتین کا تیار کردہ کھانا سب احباب نے ہوٹل میں ہی کھایا۔

۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل

ناروے کے بہت مخلص نو مسلم احمدی بھائی جناب نور احمد بولستاد صاحب جو جماعت احمدیہ اوسلو کے بہت سرگرم رکن ہیں اور خدمتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آج صبح ہوٹل سکنڈے نیویا میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ نے انہیں صبح دس بجے ملاقات کا شرف بخشا یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ انہوں نے ناروے میں تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل بعض مشکلات کا ذکر کرکے ان کے ازالہ کے سلسلہ میں حضور سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کی۔ اس ملاقات کے دوران اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین خریدنے کا معاملہ بھی زیر غور آیا۔ حضور نے اس بارہ میں بھی انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔

ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ اوسلو سے ڈرامن (Drammen) علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ علاقہ اوسلو سے قریباً ۲۵ میل دور واقع ہے۔ جماعت احمدیہ اوسلو کے پریذیڈنٹ مکرم ناصر احمد صاحب قریشی، مکرم نور احمد بولستاد صاحب، مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مکرم تنویر احمد صاحب ناصر نیز مکرم رشید احمد صاحب، مکرم عبد الغنی صاحب اور اوسلو کے بعض دیگر احباب علیحدہ کاروں میں حضور کے ہمراہ گئے یہ پہاڑی علاقہ اپنی سرسبزی و شادابی اور خوبصورت وادی کی وجہ سے ہی مشہور نہیں ہے بلکہ اسے ایک بلند پہاڑی کے اندر بنی ہوئی عجیب و غریب سُرنگ کی وجہ سے بھی غیر معمولی شہرت حاصل ہوگئی ہے اور لوگ دُور دُور سے سُرنگ کو دیکھنے اور اس علاقہ کی سیر کرنے آتے ہیں۔

Bragernesasen نامی پہاڑی پر سے پچاس سال سے پتھر تراش کرا کے سڑکوں وغیرہ کی تعمیر میں استعمال کیا جارہا تھا اور یہ پہاڑی پتھروں کی مسلسل تراش خراش کی وجہ سے بد زیب صورت اختیار کرتی جارہی تھی اور پورے علاقہ کی خوبصورتی کو داغدار کئے دے رہی تھی۔ ۱۹۵۲ء میں شہر کے تعمیراتی محکمہ کے انجینئر Eivind Olsen کے دماغ میں ایک عجیب و غریب خیال آیا اُس نے پہاڑی کے اندر ہی اندر پتھر تراش کر اس طور پر سُرنگ بنانے کا منصوبہ بنایا کہ سُرنگ اندر ہی اندر دائروں کی شکل میں چکر اور بل کھاتی ہوئی پہاڑی کی چوٹی پر جا نکلے اور وہاں ایک سیر گاہ بنادی جائے، اس طرح سڑکوں کی تعمیر کے لئے پتھر بھی میسّر آجائے گا اور پہاڑی بد زیب ہونے کی بجائے ایک خوبصورت سیر گاہ کی شکل اختیار کرے گی۔ چنانچہ تیس فٹ چوڑی اور پندرہ فٹ اونچی سُرنگ اسی انداز سے کھود کر ستّر ہزار مکعب میٹرز پتھر نکالا گیا اور آٹھ سال کی محنتِ شاقہ کے بعد سُرنگ اندر ہی اندر بل کھاتی ہوئی پہاڑی کی چوٹی پر جا نکالی گئی۔ سُرنگ کی کُل لمبائی ۱۶۵۰ میٹرز یعنی ایک میل سے کچھ زیادہ ہے۔ نہایت پختہ اور کشادہ سڑک پہاڑی کے اندر ہی اندر چکروں کی شکل میں اوپر جاتی ہے جس پر موٹریں بآسانی آجاسکتی ہیں۔ پہاڑی کی چوٹی پر ایک کار پارک ہے۔ جس میں ۲۰۰ موٹروں کو کھڑا کرنے کی گنجائش ہے۔ مزید براں ایک بہت بڑا ریسٹورنٹ بھی ہے جب لوگ اندر ہی اندر ایک لمبی سُرنگ میں سے گزر کر یکدم پہاڑی کی چوٹی پر پہنچتے ہیں تو حیران ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ عام سُرنگوں کی طرح وہ طویل اندھیرے کے بعد اُجالے میں ہی نہیں آتے بلکہ چاروں طرف حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی خوبصورت وادیوں کا دلفریب نظارہ ان کے سامنے ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اچانک ایک نئی دُنیا میں آگئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ اور دیگر اہلِ قافلہ جب موٹر کاروں کے ذریعہ اس سُرنگ میں سے گزر کر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو گہرا ابر چھایا ہُوا تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہورہی تھی، اس لئے دُھند کی وجہ سے ڈرامن ویلی کا نظارہ تو پورے طور پر نہ دیکھا جاسکا، تاہم حضور کے علاوہ باقی اہلِ قافلہ نے وہاں کے پُر فضا ماحول میں کچھ وقت گزارنے کے علاوہ ریسٹورانٹ میں چائے نوش کی اور پھر موٹر کاروں کے ذریعہ سُرنگ کے راستے نیچے آکر پہاڑی راستوں پر سفر کرتے ہوئے ایک اور پہاڑی پر قیام فرمایا اور وہاں Holmenkollen نامی ریسٹورانٹ میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ پہاڑی کی چوٹی پر واقع اس ہوٹل میں سے میلوں میل پھیلی ہوئی وادی اور اس کے عقب میں اوسلو شہر کا نظارہ بہت دلفریب ہے۔

اس ہوٹل کے پہلو میں پہاڑی کی ڈھلان پر اُس محیر العقول کھیل یا کرتب کا سٹیڈیم ہے جسے "اسکی جمپ" (Ski jump) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جب یہ پہاڑی اور اردگرد کا علاقہ جاڑے کے موسم میں برف سے ڈھک جاتا ہے تو لوگ پہاڑی کی چوٹی پر مصنوعی طور پر بنائی ہوئی انتہائی بلندی سے

دیکھنے نیچے سے دیکھ کر خوف آتا ہے) انتہائی برق رفتاری سے پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف آتے ہیں اور اسی دوران میں ایک خاص مقام پہنچ کر جمپ لگا کر ہوا میں معلق ہو جاتے ہیں اور ہوا میں نیچے کی طرف آ کر مقررہ ڈھلوانی راستہ پر ڈنڈوں کے بل اس طرح گرتے ہیں کہ گرتے ہی کھڑے ہو کر برف پر سے پھسلتے ہوئے پہاڑی کے دامن میں زمین پر آ نکلتے ہیں۔ جب مقررہ تاریخوں میں "سکی جمپ" کے مقابلے ہوتے ہیں تو نہ صرف مختلف ملکوں کے کھلاڑی جان جوکھوں میں ڈالنے والے اس مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں بلکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے بیرونی ملکوں سے آتے ہیں۔ تماشائیوں کی تعداد لاکھ سوا لاکھ سے کم نہیں ہوتی۔ جس خوفناک بلندی سے لوگ برف پر پھسل کر اور پھر ہوا میں معلق ہو کر زمین پر آتے ہیں اسے دیکھ کر اور اس فن میں مضمر جان لیوا خطرات کا احساس کر کے ایک احمدی کا دل یہ سوچے بغیر نہیں رہتا کہ مغربی قوموں کے نوجوان جس طرح لایعنی کھیلوں اور کرتبوں کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے اور لوگوں کی سراسر لاحاصل واہ واہ حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اس سے کہیں بڑھ کر احمدی نوجوانوں کو خدا تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا ہے کہ وہ دُنیا کی آبادیوں میں ہی نہیں بلکہ جنگلوں، صحراؤں، پہاڑیوں اور وادیوں میں نکل کر اور جان جوکھوں میں ڈال کر ان میں بسنے والوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور توحید خالص کا پرستار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار بنائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں اور اس کی نگاہ میں فائز المرام قرار پا کر فلاحِ دارین کے وارث بنیں۔

حضور سکی جمپ سٹیڈیم دیکھنے کے بعد وہاں سے واپس روانہ ہو کر پونے پانچ بجے شام اوسلو میں ہوٹل سکنڈے نیویا تشریف لے آئے۔

ساڑھے سات بجے رات جماعتِ احمدیہ اوسلو کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ تقریب اوسلو کی ایک معروف بلڈنگ "پیپلز ہال" کے دو کمروں میں منعقد ہونا تھی۔ ان میں سے ایک کمرہ مردوں کے لئے اور دوسرا عورتوں کے لئے مخصوص تھا۔ مغرب کی نماز ہوٹل سکنڈے نیویا میں ادا کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہلِ قافلہ، جماعتِ احمدیہ اوسلو کے احباب اور خواتین سے ملاقات کرنے "پیپلز ہال" تشریف لے گئے۔ پیپلز ہال کے دروازے پر جماعتِ احمدیہ اوسلو کے عہدیداران نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔ اُن کی معیت میں حضور اس کمرہ میں تشریف لائے جہاں ملاقات کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد احبابِ اوسلو کے ساتھ باقاعدہ ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا حضور نے کھڑے ہو کر انہیں ملاقات کے شرف سے نوازا۔ ایک ایک دوست باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مصافحہ کا شرف حاصل کرتے اور پھر اپنا تعارف کراتے اور حضور ان سے ان کے کوائف دریافت فرماتے اور انہیں نصائح سے سرفراز فرماتے اس موقع پر جن دوستوں نے حضور سے مصافحہ کرنے اور اپنے آپ کو متعارف کرانے کا شرف حاصل کیا ان کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ باقی دوست اپنی ملازمتوں کے سلسلہ میں ڈیوٹی پر ہونے کی وجہ سے اس مجلس میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ حاضر احباب میں سے کوئی دوست بھی ایسا نہ تھا جس کے خاندان سے حضور پہلے سے واقف نہ ہوں۔ چنانچہ جو دوست بھی اپنا تعارف کراتا حضور فوراً پہچان جاتے کہ ان کا تعلق کس خاندان سے ہے اور خود بتا دیتے کہ تم فلاں صاحب کے بیٹے یا بھتیجے یا فلاں صاحب کے پوتے یا نواسے ہو اور پھر ان کے اخلاص اور جماعت کے ساتھ ان کی گہری وابستگی اور خدمات وغیرہ کا ذکر فرماتے۔ تعارف اور ملاقات کا یہ پُرلطف سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور حضور ہر ایک سے بہت ہی شفقت اور پیار کے رنگ میں گفتگو فرماتے رہے۔

احبابِ جماعت سے ملاقات کے بعد حضور نے اس کمرہ میں تشریف لے جا کر جس میں لجنہ اماء اللہ اوسلو کی ممبرات جمع تھیں۔ ان سے پندرہ منٹ تک خطاب فرمایا۔ حضور نے ان پر تربیت اولاد کی اہمیت واضح کر کے نئی نسلوں کو اسلام کا حقیقی خادم بنانے کی نصیحت فرمائی تاکہ وہ غلبۂ اسلام کی صدی کا جو پندرہ سال بعد شروع ہونے والی ہے شایانِ شان استقبال کرنے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ لینے کے قابل ہو سکیں۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو خطاب سے نوازنے کے بعد حضور احبابِ جماعت کے درمیان واپس تشریف لا کر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ اوسلو مکرم ناصر احمد صاحب قریشی نے کی۔ بعدہٗ ہمارے نومسلم احمدی بھائی جناب نور احمد بولستاد نے پہلے نارویجین زبان میں اور پھر انگریزی زبان میں خطاب فرماتے ہوئے اوسلو تشریف لانے پر جماعتِ احمدیہ اوسلو کی طرف سے حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ اور اس امر پر ازحد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ حضور نے موجودہ دَورہ میں بنفسِ نفیس اوسلو تشریف لا کر اپنے مہجور خدام کو زیارت اور ملاقات کا شرف بخشا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور کا اوسلو میں تشریف لانا ہر رنگ میں مبارک کرے اور ناروے میں بھی اسلام کے جلد تر غالب آنے کے سامان فرمائے انہوں نے کہا یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے یہاں تشریف لائے اور آج بفضل اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور ہمیں اپنے ارشادات سے نواز رہے ہیں۔ ہم اس مبارک دن اور مبارک لمحہ کے عرصۂ دراز سے منتظر تھے سو الحمد للہ ثم الحمد للہ ہماری یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ہم اس پر جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعتِ اسلام کا فریضہ پوری مستعدی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور کی تشریف آوری کی برکت سے اسلام کو اس خطۂ ارض میں بھی جلد تر غالب کرنے کے سامان کرے۔

احبابِ اوسلو سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

برادرم مکرم نور احمد صاحب بولستاد کی استقبالیہ تقریر کے بعد حضور نے احبابِ جماعت کو ایک پُر اثر اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ حضور نے اس موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا مجھے آپ دوستوں سے مل کر خوشی ہونا ایک طبعی امر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو ایک خاندان بنا دیا ہے۔ ایک خطہ میں بسنے والے احمدی جب دوسرے خطہ میں جاتے اور اپنے بھائیوں سے ملتے ہیں تو انہیں آپس میں نہ صرف یہ کہ کوئی غیریت محسوس نہیں ہوتی بلکہ انہیں یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ بحمد اللہ کسی غیر جگہ نہیں اپنے گھر میں اپنے ہی بھائیوں کے درمیان ہیں۔ وہ کیوں نہ ایسا محسوس کریں جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاندان کی شکل دے کر باہم بھائی بھائی بنا دیا ہے

اس کے بعد حضور نے اپنے ناروے آنے کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ میرے ناروے آنے کی ایک غرض تو یہ تھی کہ میں آپ دوستوں سے مل سکوں سو الحمد للہ وہ غرض پوری ہو گئی۔ دوسری غرض میرے یہاں آنے کی یہ تھی کہ میں آپ کو بتاؤں اور یہ امر آپ کے ذہن نشین کراؤں کہ سکنڈے نیویا میں غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنے اور اسے مثمر بثمرات بنانے کے لئے اوسلو میں مسجد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کسی ملک میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے دُعاؤں کے ساتھ ساتھ بہت کچھ مادی جدوجہد بھی کرنا پڑتی ہے۔ سب سے پہلے تو باموقع اور موزوں قطعہ زمین کی تلاش کا مرحلہ طے کرنا ہوتا ہے۔ پھر زمین کی خرید اور اس کا حصول، اخراجات کا تخمینہ، عمارت کا ڈیزائن، نقشوں کی تیاری، حسبِ ضرورت ان نقشوں میں ترمیم وغیرہ۔ الغرض بہت سے مراحل ہیں جن میں سے گزرنا ہوتا ہے اور ان مراحل کو طے کرنے کے لئے بڑے صبر اور استقلال کے ساتھ مسلسل جدوجہد کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے اور اس مرحلہ پر حضور نے سویڈن میں تعمیر کی جانے والی سب سے پہلی مسجد (جس کا سنگِ بنیاد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے ۲۷ ستمبر کو گوٹن برگ میں رکھا) کے مختلف ابتدائی مراحل کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ مسجد تعمیر کرنے کے لئے کس قدر دوڑ دھوپ اور جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا میری ایک خواہش ہے اور اس خواہش کے پورا ہونے کا انحصار بڑی حد تک آپ لوگوں کی ہمت اور کوشش اور خاص طور پر ہمارے بھائی نور احمد بولستاد کی ہمت و کوشش پر ہے امید ہے کہ گوٹن برگ کی مسجد کا جس کا حال ہی میں مَیں نے سنگِ بنیاد رکھا ہے اگلے سال تک مکمل ہو جائے گی۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے مکمل ہونے پر مَیں اس کے افتتاح کے لئے بھی آؤں۔ سو میری خواہش یہ ہے کہ آئندہ سال جب مَیں آؤں تو اوسلو میں مسجد کے لئے زمین کی تلاش کا کام مکمل ہو چکا ہو اور ابتدائی مراحل بھی طے ہو چکے ہوں۔ سکنڈے نیویا کی جماعت ہائے احمدیہ ابھی اتنی امیر نہیں ہیں کہ خود اپنے خرچ پر مسجد تعمیر کر سکیں۔ اخراجات کے لئے زیادہ تر رقم انگلستان اور امریکہ کی جماعتوں سے آئے گی۔ سویڈن کی مسجد تعمیر مکمل ہونے کے بعد ۱۹۷۷ء کے شروع میں بفضل اللہ تعالیٰ ہم اس قابل ہوں گے کہ ناروے میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیں۔ سو اس لحاظ سے دو سال آپ کے پاس ہیں جن میں آپ نے مسجد کے لئے زمین تلاش کر کے نقشوں وغیرہ کے کام کو مکمل کرنا ہے۔ آپ کو پوری کوشش کرنی چاہئیے کہ اگلے سال تک آپ زمین خرید لیں اور اس سے اگلے سال تعمیر شروع کرنے کی تیاری مکمل کر لیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے ایک بنیادی ادارہ کی حیثیت سے مسجد کی غرض و غایت اور اس کی انقلاب انگیز اہمیت پر روشنی ڈالی اور پھر فرمایا کہ مجھے عمارتوں یا بازاروں سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے دلچسپی ہے انسانوں کے دلوں سے جنہیں بدلنے اور تبدیل کرنے میں مسجد اسلام کے ایک بنیادی ادارے کی حیثیت سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مسجد انسانوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی کا ایک Symbol (نشان) ہے۔ یہ زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے والا ایک Institution (ادارہ) ہے دوسرے مذاہب بگڑ گئے اور ان میں رُونما ہونے والے بگاڑ کی وجہ سے ان کی عبادت گاہیں بھی اصل مقصد سے ہٹ گئیں۔ لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے واسطے نوعِ انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں یہی وجہ ہے چودہ سو سال میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسجد کلی طور پر اپنے اصل مقصد سے ہٹ گئی ہو۔ یہ ہمیشہ ہی خدائے واحد کی عبادت کے لئے وقف رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ مسجد اللہ کا گھر ہوتی ہے اور وہی اس کا مالک ہوتا ہے۔ ہم تو محض کسٹوڈین ہیں۔

اس کے دروازے عبادت کے لئے سب موحدین کے واسطے کھلے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے وفد کو مسجد نبوی میں جس کا مقام دنیا بھر کی مسجدوں سے اونچا اور ارفع و اعلیٰ ہے خدائے واحد کی اُن کے اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی حقیقت یہ ہے کہ "مسجد" نے عبادت گاہ کے تصور میں اتنی وسعت پیدا کردی ہے کہ کسی اور مذہب کی عبادت گاہ اُس وسعت کی حامل نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساری زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی بہت بڑی حکمت پر مبنی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ وسیع و عریض زمین سب انسانوں کے لئے بنائی ہے اور اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے مسجد کے دروازے بھی سب موحدین کے واسطے کھلے رکھے ہیں۔ اطاعت خداوندی کی جو روح مسجد ایک انسٹی ٹیوشن کی حیثیت سے پیش کرتی ہے وہ عملاً آپ لوگوں کو اپنی زندگیوں میں پیش کرنی چاہئے۔ اور یہی وہ اصل مسجد ہے جسے آپ میں سے ہر ایک نے اس ظاہری مسجد کی انقلاب انگیز تاثیر کے تحت اپنے دل میں تعمیر کرنا ہے۔ اور دوسروں کو اس امر کے لئے تیار کرنا ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے دلوں میں مسجدیں تعمیر کریں۔ آج صبح جب ہمارے بھائی نور احمد بولستاد مجھ سے ملنے آئے تھے میں نے ان سے کہا تھا سارے یورپ میں سکنڈے نیوین لوگ عیسائیت میں بہت دیر سے داخل ہوئے تھے لیکن مجھے امید ہے کہ جب آپ لوگ یہاں مسجدیں تعمیر کرنے کے ساتھ اپنے دلوں میں بھی مسجدیں تعمیر کرتے چلے جائیں گے تو آپ کے نمونہ سے متاثر ہو کر یہ قومیں اسلام کے اندر داخل ہونے میں دیر نہیں لگائیں گی۔

حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگ یہاں اُس قوم اور اُس تہذیب میں زندگی بسر کررہے ہیں جس کے متعلق آپ ۸۵ سال سے یہ سنتے چلے آرہے ہیں کہ آپ کو اس تہذیب میں انقلابی تبدیلی پیدا کرکے اس کی جگہ اسلامی تہذیب کو رائج کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آپ نے محبت اور پیار سے، اپنے نیک نمونہ سے ان لوگوں کے دل جیت کر اور خود ان کو موجودہ مادی تہذیب کے بد اثرات سے بچانا ہے۔ آپ جب تک اپنے دلوں میں مسجدیں تعمیر کرکے دوسروں کے لئے نمونہ نہیں بنیں گے آپ یہاں کے لوگوں کے دل نہیں جیت سکیں گے۔ اسلام اتنا پیارا مذہب ہے اور اس میں اتنی کشش اور جذب ہے کہ مقناطیس میں جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس کا سواں حصہ بلکہ ہزارواں حصہ بھی کشش نہیں ہے۔ لیکن یہ کشش اور جذبہ اُس وقت ہی یہاں کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کا موجب بنے گا جب آپ اسلام کا نہایت حسین و جمیل عملی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کریں گے۔ پس آپ تمام تر کوشش اس بات کی کریں کہ آپ اسلام اور احمدیت کا عملی نمونہ بنیں اور اپنی بیویوں اور بچوں کو بھی اسلام کا جیتا جاگتا نمونہ بنائیں۔ یہی بات میں ابھی ابھی عورتوں کو بھی کہہ کر آیا ہوں۔ جو نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ نے دکھایا تھا۔ وہی نمونہ آپ میں سے ہر ایک کو دکھانا پڑے گا۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ دوستوں کے سامنے دو خواہشوں کا اظہار کیا ہے۔ ایک خواہش تو یہ تھی کہ میں آپ لوگوں سے یہاں آکر ملوں۔ سو الحمد للہ یہ خواہش تو خدا کے فضل سے پوری ہوگئی۔ دوسری خواہش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں آپ دوستوں کے تعاون سے پوری ہوجائے گی اور وہ یہ ہے کہ ۱۹۷۶ء کے دوران اوسلو میں بھی مسجد بن جانی چاہئے۔ اور اسی کے ضمن میں ایک اور خواہش یا نصیحت میری یہ ہے کہ اپنے دلوں کو مسجد بنائیں اور اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں خدا تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے

اس نہایت پُر اثر اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے نو بجے رات کے بعد حضور "میلیز ہال" سے ہوٹل سکنڈے نیویا واپس تشریف لائے۔

چونکہ اس سے اگلے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اوسلو سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن تشریف لے جانا تھا اس لئے امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن مکرم کمال یوسف صاحب جو گوٹن برگ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ آئے تھے ـــــ آج رات بذریعہ ٹرین کوپن ہیگن واپس تشریف لے گئے۔

یکم اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ

آج صبح نو بجے سے دس بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مقامی احباب جماعت کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ بعد ازاں ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور مع اہل قافلہ خارجی کے بعض پُر فضا علاقے دیکھنے تشریف لے گئے۔ اس سیر میں اہل قافلہ کے علاوہ مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم رشید احمد صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب آف اوسلو کو ایک علیحدہ موٹر کار میں حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ پُر فضا پہاڑی مقامات للستروم (Lillestrom) فیٹ سنڈ (Fetsund)، سورم ساند (Sorum Sand)، جیس ہائم (Jessheim) تشریف لے گئے اور ان کی پُر فضا وادیوں میں سے گزرے۔ حضور نے موٹر کار میں دریائے سورم ساند ایلو (Sorum Sand elv) کو بھی دو مقامات پر سے عبور کیا۔ اس دریا کے ذریعہ ناروے میں بکثرت پیدا ہونے والی عمارتی لکڑی مختلف مقامات پر بھیجی جاتی ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی بڑی کثرت کے ساتھ دریا میں عمارتی لکڑی بہہ رہی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ دریا عمارتی لکڑی سے اٹا پڑا ہے۔ دوپہر کا کھانا اس روز حضور نے راستہ میں جیس ہائم قصبہ کے "تھراسی" نامی ریسٹورانٹ میں تناول فرمایا۔ اس روز مطلع ابر آلود تھا۔ تمام راستہ شدید بارش ہوتی رہی۔ حضور قریباً ۱۱۰ میل پہاڑی علاقوں میں موٹر کار کے ذریعہ سفر کرنے کے بعد چار بجے سہ پہر اوسلو کی بندرگاہ پہنچے اور ڈنمارک تشریف لیجانے کی غرض سے "ایم۔ ایس۔ کنگ اولف پنجم (M.S. Kong olav V) نامی جہاز میں سوار ہوئے۔ اوسلو کے احباب جماعت مکرم ناصر احمد صاحب قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوسلو کی سرکردگی میں حضور کو الوداع کہنے کی غرض سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ان میں دیگر احباب کے علاوہ ہمارے نو مسلم احمدی بھائی مکرم نور احمد بولستاد صاحب اور مکرم تنویر احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو بھی شامل تھے۔

ٹھیک پانچ بجے جہاز کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوا۔ احباب جماعت نے بلند آواز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضور اہل قافلہ کے ہمراہ عرشہ پر سے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب جماعت کے سلام کا جواب دیتے رہے اور کھڑے کھڑے زیر لب دعائیں کرتے رہے جب تک جہاز نے رُخ نہ بدلا اور احباب نظر آتے رہے دو طرفہ سلام اور دعا کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اس طرح حضور تین روز اوسلو میں قیام فرمانے اور احباب جماعت سے ملاقات فرمانے اور انہیں زندگی بخش ارشادات اور حقائق و معارف سے مالا مال فرمانے کے بعد ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن روانہ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کا کوپن ہیگن میں ورود مسعود

۲ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم اکتوبر کو پانچ بجے شام اوسلو سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے ناروے کا ساحل بہت کٹا پھٹا ہے اور سمندر جگہ جگہ ساٹھ ساٹھ ستر ستر میل تک اور کہیں اس سے بھی زیادہ دُور تک اندر آیا ہوا ہے اوسلو کی بندرگاہ بھی کھلے سمندر سے کافی ہٹ کر قریباً ساٹھ میل اندر کی طرف واقع ہے۔ جہاز اوسلو سے روانہ ہو کر قریباً تین گھنٹے تک دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان سے گزرتا رہا دونوں طرف کا ساحل صاف نظر آتا تھا۔ دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان سمندر پرسکون تھا۔ اس لئے تین گھنٹے تک کا سفر بہت پرلطف رہا۔ لیکن آٹھ بجے رات جب جہاز کھلے سمندر میں پہنچا تو سمندر میں تلاطم کی وجہ سے ہچکولے کھانے لگا۔ آخر شب تک تلاطم کی کیفیت برقرار رہی اور جہاز طوفانی موجوں کا مقابلہ کرتا جھولتا جھالتا آگے بڑھتا رہا۔ ہر چند کہ جہاز میں چفا و جبر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور جملہ اہل قافلہ کی طبیعتوں پر اس کا کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوا اور سب بخیر و عافیت رہے۔ صبح طلوع سے پہلے سمندر پُرسکون ہو چکا تھا۔ چنانچہ بقیہ سفر بہت آرام سے گزرا۔

جہاز پروگرام کے مطابق ۲ اکتوبر کو ٹھیک ۹ بجے صبح کوپن ہیگن کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا۔ کوپن ہیگن کے احباب محترم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کی سرکردگی میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے استقبال کے لئے بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ بندرگاہ سے باہر قطاروں میں ایستادہ تھے۔ ان میں ہماری دو نو مسلم احمدی بہنیں سسٹر طیبہ النبی اور سسٹر مریم بھی شامل تھیں حضور کی موٹر کار جب صف بستہ احباب کے سامنے سے گزری تو انہوں نے مسکراتے چہروں کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر اور باآواز بلند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اپنے آقا ایدہ اللہ کا والہانہ رنگ میں استقبال کیا حضور بھی مسکراتے ہوئے بشاش چہرے کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتے رہے۔ یہ سب احباب بھی متعدد موٹر کاروں میں سوار ہو کر قافلہ کے ساتھ ہولئے ساڑھے نو بجے کے قریب حضور مشن ہاؤس پہنچے وہاں بھی خاصی تعداد میں احباب قطاروں میں کھڑے حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ حضور نے موٹر سے اترنے کے بعد جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان سے بہت شفقت بھرے انداز میں باتیں کیں۔ لجنہ اماء اللہ کوپن ہیگن کی عہدیداران محترمہ طیبہ النبی صاحبہ، محترمہ مریم صاحبہ، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ اور محترمہ عائشہ صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اھلًا و سھلًا و مرحبا کہہ کر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

مشن ہاؤس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے مشن ہاؤس

سے ملحق مسجد نصرت جہاں میں جاکر نوافل ادا کئے اور اللہ تعالےٰ سے حضور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کیں۔ نوافل ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا تو مشن ہاؤس کے اس حصہ میں جہاں حضور کے قیام کا انتظام تھا تشریف لے گئیں اور حضور مشن ہاؤس اور مسجد نصرت جہاں کے درمیانی صحن میں احبابِ جماعت کے ساتھ ٹہل ٹہل کر باتیں کرتے رہے۔ اس دوران میں حضور نے جرمنی اور سویڈن کی پرنٹنگ مشینوں کے متعلق مکرم ظاہر احمد صاحب انجینئر سے مشورہ فرمایا۔ نیز مسجد اور مشن ہاؤس کے درمیانی صحن (جس میں اس وقت حضور احباب کے ساتھ چہل قدمی فرما رہے تھے) پر چھت ڈالنے کا معاملہ بھی زیرِ غور آیا۔ مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن نے اس بارہ میں کئے جانے والے انتظامات کی تفصیل سے حضور کو آگاہ کیا۔ اور اس سے متعلق حضور نے انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔ ہر چند کہ حضور تین سو میل کا بحری سفر طے کرنے اور طوفانی سمندر میں سے گزرنے کے بعد تشریف لائے تھے اور بہت تھکے ہوئے تھے اس کے باوجود حضور سوا گھنٹے تک ٹہل ٹہل کر احباب سے نہایت خوش دلی اور ہشاش بشاش چہرہ کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ احباب بھی دلی بشاشت اور ذوق و شوق کے ساتھ حضور کی پُر معارف باتوں سے مستفیض ہوتے رہے۔

۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک

آج صبح حضور ایدہ اللہ نے ڈنمارک کے نومسلم احمدی بھائی مکرم الحاج نوح سوئنڈ ہنسن ایم۔ ایس۔ سی (کیمیکل انجینئر) کو شرف ملاقات بخشا اور تبلیغی و تربیتی امور سے متعلق انہیں ہدایات سے نوازا۔ مکرم ہنسن صاحب بہت مخلص احمدی ہیں اور جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کے سیکرٹری مال ہیں ان میں خدمت و فدائیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

آج جمعہ کا مبارک دن تھا۔ اس لئے احبابِ جماعت ڈنمارک کے دُور دراز علاقوں سے صبح ہی کوپن ہیگن پہنچنا شروع ہو گئے تھے تاکہ حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور حضور کے خطبہ جمعہ سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں بعض احباب ناروے کے شہر مالمو سے بھی تشریف لے آئے کیونکہ مالمو سمندر کے راستہ کوپن ہیگن سے زیادہ دُور نہیں ہے۔ مسجد کوپن ہیگن میں نمازِ جمعہ ساڑھے تین بجے ادا کی جاتی ہے کیونکہ اس سے قبل احباب کے لئے ڈیوٹیوں سے فارغ ہو کر مسجد پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔ ساڑھے تین بجے سے پہلے ہی مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھر چکی تھی۔ اس روز ڈنمارک کے جو نومسلم احمدی بھائی اور بہنیں نماز جمعہ کے لئے آئے ان میں مکرم عبدالسلام میڈسن، ان کی اہلیہ محترمہ مبارکہ میڈسن، ان کے نوجوان فرزند جناب بشیر میڈسن، مکرم کمال احمد کروگ، مکرم ابراہیم تونہالٹ مکرم فرید فرنیس جوہنسن مکرم الحاج نوح سوئنڈ ہنسن، محترمہ مسسز مریم ٹلیہ، محترمہ مسسز طیبہ الٰہی مس جمیلہ اور مس ہینے شامل تھے۔

ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب کی معیت میں مسجد میں تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر مکرم مرزا محسن بیگ صاحب نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور نے پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ گزشتہ ۸۵ سال میں ہم نے بیشمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہوں گی اور اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا حضور نے خطبہ اُردو میں ارشاد فرمایا جس کے دوران حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں ترجمان کے فرائض ادا کرتے ہوئے ساتھ کے ساتھ سویڈش زبان (جو ڈنمارک میں بھی پوری طرح سمجھی جاتی ہے) میں ترجمہ سُناتے رہے۔ (اس خطبہ کا خلاصہ اسی اشاعت کے صفحہ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ایڈیٹر)

حضور ایدہ اللہ کا یہ پُر معارف خطبہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں

چونکہ مقامی اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقاتوں کے متمنی تھے اس لئے حضور نے جمعہ کی نماز کے معاً بعد مشن ہاؤس میں احباب کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے چار بجے سہ پہر سے آٹھ بجے شب تک مسلسل جاری رہا۔ اس دوران میں حضور نے بہت سے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ شہد اور شہد کی مکھیوں کے ایک تحقیقاتی ادارہ "نارڈسک پرڈپولس" (Nordisk Propolis) کے ایڈمنسٹریٹو ڈائرکٹر مسٹر کارل لُنڈ آگارڈ (Karl Lund Aagaard) حضور کی تشریف آوری کی خبر سن کر اور یہ معلوم کر کے کہ شہد کے متعلق حضور کا مطالعہ بہت وسیع ہے حضور کے ساتھ ملاقات کے شوق میں ۴۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے کوپن ہیگن پہنچے۔ اس موقع پر انہوں نے بھی حضور کے ساتھ ملاقات کی۔ شہد اور شہد کی مکھیوں سے متعلق وہ حضور کی نہایت وسیع معلومات سے از حد متاثر ہوئے اور انہوں نے حضور کو اپنے تحقیقاتی ادارہ میں تشریف لا کر ریسرچ کے انتظامات اور تحقیق کے نتائج ملاحظہ فرمانے کی دعوت دی۔ حضور وقت نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے ان سے وعدہ فرمایا کہ حضور آئندہ جب ڈنمارک آئیں گے تو ان کا ادارہ دیکھنے ضرور جائیں گے۔

دعوتِ طعام

آج رات جماعتِ احمدیہ کوپن ہیگن کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر مشن ہاؤس میں دعوتِ طعام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ملاقاتوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور اس دعوت میں تشریف لے گئے۔ اس میں اہلِ قافلہ کے علاوہ ڈینش احمدی احباب اور ڈنمارک میں مقیم پاکستانی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی دعوت پر مسٹر کارل لُنڈ آگارڈ نے بھی اس میں شرکت کی اور حضور کے ساتھ بیٹھ کر پاکستانی کھانا تناول کیا۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور نے دُعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعوتِ طعام کے بعد حضور نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں — جمعہ اور عصر کی نمازیں نیز مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کرنے اور حضور کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے اور اس طرح حضور کے پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہونے کے بعد احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات سے شادکام اور حقائق و معارف اور سکینتِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو کر رات گئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

۴ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حسبِ پروگرام حضور ایدہ اللہ نے ۴ر اکتوبر کو صبح نَو بجے کوپن ہیگن سے لندن واپس جانے کے لئے کاروں کے ذریعہ ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے اور رخصت کرنے کی غرض سے ۹ بجے صبح سے پہلے ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہلِ قافلہ اُنہی موٹر کاروں میں جن میں لندن سے تشریف لائے تھے سوار ہو کر ۹ بجے صبح ایسبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں جملہ حاضرین نے شریک ہو کر حضور کے بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے درد و الحاح سے دُعا کی۔ اس طرح احبابِ جماعت نے حضور ایدہ اللہ کو دلی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احبابِ جماعت نے مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن کی قیادت میں حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کو مشن ہاؤس میں قیام کے دوران ہر ممکن آرام پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ بعض احباب نے تو ان ایام کی رخصت حاصل کر کے اپنے آپ کو دن رات خدمت کے لئے وقف رکھا۔ انہوں نے ایک طرح سے مشن ہاؤس میں ہی ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ وہ راتوں کو ان ایام میں زمین پر ہی سو رہتے تھے۔ ان میں مکرم مرزا محسن بیگ صاحب، فصیح الملک صاحب، عبدالسمیع صاحب، نصیر احمد صاحب چوہدری، ملک شوکت محمود صاحب اور سیّد مبشر احمد صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی محترمہ طیبہ الٰہی صاحبہ، محترمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ سیّد مبشر احمد صاحب، محترمہ سلمٰی سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب اور محترمہ امۃ الحنین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب ورک نے بھی کھانا وغیرہ پکانے اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے آرام کا ہر طرح خیال رکھنے میں اہم خدمت سرانجام دی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

صبح نو بجے حضور مع اہلِ قافلہ جب مشن ہاؤس سے ایسبرگ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم عبدالغفار صاحب قمر اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب آف لندن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کی کار میں (جسے خود چوہدری نصیر احمد صاحب چلا رہے تھے) مشایعت کی غرض سے ایسبرگ تک جانے کے لئے قافلہ کی کاروں کے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ڈنمارک کا ملک چھوٹے بڑے چالیس جزیروں پر مشتمل ہے۔ کوپن ہیگن ایک جزیرے میں واقع ہے اور ایسبرگ کی بندرگاہ جہاں سے حضور نے لندن واپس جانے کے لئے بحری جہاز میں سوار ہونا تھا۔ دوسرے جزیرے میں واقع ہے دونوں جزیروں کے درمیان قریباً اٹھارہ میل چوڑا سمندر حائل ہے چنانچہ حضور ۹ بجے صبح کوپن ہیگن سے روانہ ہو کر قریباً ایک سو کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد ساڑھے دس بجے صبح اُس جزیرے کے مقام کرزیور (Korsør) پہنچے۔ وہاں سے گیارہ بج کر چالیس منٹ پر کاروں سمیت جہاز میں سوار ہو کر بارہ بج کر بیس منٹ پر دوسرے جزیرے کے ساحل نیوبو (Nyborg) پر اُتر کر کاروں کے ذریعہ ایسبرگ کی جانب سفر جاری رکھا جو نیوبو سے ۲۰۰ کلومیٹر دُور ہے۔ نصف سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں حضور نے مع اہلِ قافلہ لب سڑک واقع ایک ریسٹورانٹ میں کچھ دیر قیام کیا اور وہاں دو بجے بعد دوپہر کھانا تناول فرمایا یہ کھانا جماعتِ احمدیہ کوپن ہیگن نے پکوا کر ساتھ کیا تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور

(آگے صفحہ ۱ پر ملاحظہ کیجئے)

قسط نمبر ۲

باہمی محبت اور صلح جوئی

مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ سندھ

ان احادیث پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل امور پر روشنی پڑتی ہے:۔

اوّل:۔ کسی بھی صاحب ایمان کے ایمان کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے دوسرے مومن بھائیوں سے محبت والفت سے پیش نہ آئے اور ہر قسم کے بغض وکینہ اور نفرت وکدورت کو اپنے دل سے نکال نہ دے ایک حدیث میں یہاں تک لفظ آتے ہیں کہ:۔

"اِیَّاکُمْ وَالْبِغْضَۃَ فَاِنَّھَا ھِیَ الْحَالِقَۃُ"

"کہ بغض سے بچو کیونکہ یہ دین کا ستیاناس کر دیتا ہے۔"

بغض وکینہ بہرحال قومی شیرازہ بندی، جماعتی تنظیم و وحدت اور یکجہتی پر اثر انداز ہوتا ہے اور بہت سی اجتماعی نیکیوں اور برکات سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ بہت سے جماعتی مفادات کو اس مرض سے نقصان پہنچتا ہے اور قومی ترقی رک جاتی ہے اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا

تم اس وقت تک حقیقی مومن بن ہی نہیں سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت والفت سے نہ رہو۔

اسی طرح حضور فرماتے ہیں کہ:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری)

"تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مومن) بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو کچھ وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔"

اگر ہم اسی ایک فرمان نبوی پر عمل کرتے ہوئے اپنے مومن بھائیوں کے جذبات کا احترام کریں، اُن کے جان ومال، عزت وآبرو اور دوسرے مفادات کو اپنے جان ومال، عزت وآبرو اور مفادات کی طرح عزیز جانیں تو ہم میں باہمی عداوت واختلافات کی نوبت کبھی آ ہی نہیں سکتی بلکہ اس اصول پر عمل کرنے سے ہماری باہمی محبت ہمیشہ بڑھتی اور پروان چڑھتی رہے گی اور ہمارا معاشرہ امن وسکون کی دولت سے مالا مال ہو جائے گا اور ہمارا اتحاد اسلام کی ترقی کے لئے نہایت سود مند ہوگا۔

دوم:۔ دوسری حدیث میں ہمارے پیارے آقا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بغض (جس کے بارہ میں اوپر لکھا جا چکا ہے) کے علاوہ حسد، اپنے مسلمان بھائیوں سے بے رُخی۔ اُن سے قطع تعلق اور بول چال بند کرنے سے منع فرمایا ہے اور باہم بھائی بھائی بنکر رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں باہمی اتحاد اور مومنانہ اخوت کو سخت نقصان پہنچانے والی اور قومی ترقی میں سدِ راہ بننے والی ہیں حضور نے اس حدیث میں تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے بول چال اور تعلقات قطع کرنے سے بطور خاص منع فرمایا ہے۔ کیونکہ جو ناراضگی تین دن سے زیادہ لمبی ہو جائے اُس کے نتیجہ میں بغض وکینہ کی خطرناک بیماری دلوں میں گھر کر لیتی ہے اور نفرت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ انسان کا صلح جوئی کی طرف لوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے اس حکیمانہ ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین اور ناراضگی کی صورت میں تین دن سے پہلے ہی صلح کی توفیق عطا فرمائے۔

سوم:۔ تیسری حدیث میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو عالی ظرفی اور فراخ حوصلگی کا سبق دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جو تم سے تعلق توڑتا ہے۔ تم اپنی طرف سے اس کے ساتھ بھی تعلقات استوار رکھنے کی کوشش جاری رکھو۔ اُس کے لئے صلح کا دروازہ کھلا رکھو اور اگر وہ تمہیں کسی شے سے محروم رکھے تو بھی تم اسے کسی بھلائی سے محروم نہ رکھو۔ بلکہ جو کچھ تمہارے بس میں ہے اسے دیتے چلے جاؤ اور اگر وہ بد زبانی اور زبانی ایذا رسانی پر اُتر آئے تو تم درگذر سے کام لو۔ ان فرمودات پر عمل کرنے سے اصل جھگڑا بڑھنے نہیں پائے گا بلکہ اس کے ختم ہو جانے کی ہزار صورتیں نکل آئیں گی۔ لیکن ان پُر حکمت ارشادات پر عمل نہ کرنے سے تنازعات بڑھتے بڑھتے انتہائی بھیانک شکل اختیار کر لیتے ہیں اور متعلقہ فریق ہی نہیں پورا معاشرہ ایک خطرناک صورت حال سے دوچار ہو جاتا ہے۔

چہارم:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کے قصوروں کو معاف کر دیتا ہے۔ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس سے اس کی بے عزتی یا ہتک ہوتی ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی قدر ومنزلت اور عزت واحترام بڑھا دیتا ہے اور لوگ پہلے سے بڑھ کر اس کی عزت کرنے لگتے ہیں کیونکہ وہ صلح جوئی اور عاجزی اختیار کرتا ہے اور تکبر کو چھوڑ دیتا ہے پس اللہ تعالےٰ اپنے ہر عاجز و منکسر مزاج بندے کو خوب خوب نوازتا اور سرفراز فرماتا ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اُسے ساتویں آسمان تک بلندیٔ درجات عطا فرماتا ہے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے سے بھی تمام جھگڑوں کی جڑ کٹ جاتی ہے، اور موقع پرست سازشی عناصر کو اس بات کا موقع نہیں مل سکتا کہ وہ صورت حال کو اور بگاڑ دیں۔

پنجم:۔ پانچویں حدیث میں مومنوں کو ان کی اس حیثیت اور حقیقت سے روشناس کروایا گیا ہے کہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ایک ہی لڑی کے موتی اور ایک ہی جسم کے اعضاء ہیں۔ اُن میں سے کسی ایک کی تکلیف اور نقصان لامحالہ دوسرے تمام مومنوں کی تکلیف اور نقصان ہے اور ایک کی بھلائی سب کی بھلائی ہے پس مومنوں کو اپنی اس حقیقت کو فراموش کر کے اپنے ہی دوسرے مومن بھائی کو جو اُس کے اپنے ہی جسم کا حصہ ہے نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ اسے نقصان پہنچاتا ہے تو دراصل اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاتا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اسی شاخ کو کاٹ رہا ہو۔ جس پر وہ خود بیٹھا ہوا ہے۔ اسی مفہوم کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے:۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ (بخاری)

"ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دیوار کی طرح ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔"

پس ایک مومن کا نقصان پوری جماعت مومنین کا نقصان ہے اور ایک کا زخم سب کا زخم ہے۔ اسی لئے حضور نے حقیقی ایمان کا ایک معیار یہ بھی قرار دیا ہے کہ

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ"

"درحقیقی مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

مضمون کے آخر میں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:۔

۱۔ "میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ مَیں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ ہاں خدا تعالےٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اسکے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پرواہ نہ کرے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اُس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صـ۲۷ وصـ۲۸)

۲۔ "تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تاکہ تم بخشے جاؤ...... تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔" (کشتی نوح)

۳۔ "ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی۔ جب وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینے میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جائے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو یہ منظور نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ اسی طرح پر بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اور کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالےٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالےٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق یعنی نعمت اخوت یاد دلائی ہے اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُن کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ ....

.... دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے .... غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸)

۴۔ "جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

.... ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ پانی اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۴)

اے فرزندانِ احمدیت! اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!! اور اے دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گذارو!! آؤ ہم اپنے رب کریم کی رضا کے حصول کی خاطر غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے کار آمد اور مفید وجود بننے اور اللہ تعالےٰ اور اس کے سب سے پیارے رسول کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، عظمت اور حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر اپنے سب اختلافات کو بھلا کر عاجزی وانکساری اور محنت وجانفشانی کے ساتھ باہم متحد ہو کر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت وقیادت میں شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دردمندانہ الفاظ میں ہمیشہ یہ دُعا کرتے رہیں اور صدق دل سے اس دُعا پر آمین کہیں کہ تا ہمارا رب ہم سے راضی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت سوز وگداز سے یہ دعا کرتے ہیں کہ:۔

"میں دُعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کئے جاؤنگا۔ اور دُعا یہی ہے کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اُٹھا دے اور باہم سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کریگا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبختِ ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اُس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا! میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں۔ جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی لئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا میرے ساتھ پیوند کرے۔"

(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۷

کے ذریعہ پیار اور محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دل جیت لے گا۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ دُنیا کا کوئی منصوبہ، کوئی دُکھ اور کوئی مصیبت ہمیں یقین کے اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی ہم سے پیار کرتا رہے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ایسے اعمال بجالانے کی ہمیں توفیق دیتا رہے جس سے اس کی رضا کی جنتیں ہمیں حاصل ہوں۔

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات بقیہ صفحہ ۸

تین بجے سہ پہر موٹر کاروں میں وہاں سے روانہ ہو کر پونے چار بجے ایسبرگ کی بندرگاہ پہنچے۔ چونکہ جہاز کے چلنے میں ابھی پونے دو گھنٹے تھے اس لئے حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے قریباً ایک گھنٹہ ویٹنگ روم میں انتظار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور مع اہل قافلہ ایم ایس۔ ڈانا ریگینا (DANA REGINA) نامی جہاز میں سوار ہوئے۔ حسب سابق موٹریں بھی اسی جہاز میں سوار کرائی گئیں۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل حضور نے مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم عبد الغفار ڈار صاحب اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب کو جو مشایعت کی غرض سے کوپن ہیگن سے ایسبرگ تک ساتھ آئے تھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان میں سے ہر ایک کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرما کر انہیں بلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ حضور کا جہاز ساڑھے پانچ بجے شام ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ سے روانہ ہو کر اگلے دن (۵ اکتوبر کو) سوا بجے بعد دوپہر انگلستان کی بندرگاہ ہیریچ (HARWICH.) میں لنگر انداز ہوا اور حضور سکنڈے نیویں ممالک سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کا دس روزہ دورہ کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد بخیر وعافیت انگلستان واپس تشریف لے آئے حضور جہاز میں سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر انگلستان کے ساحل پر وارد فرما ہوئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے یہ طویل سفر بھی اسی مرسیڈیز کار میں فرمایا جو لندن کے مکرم میاں محمد رفیع صاحب آف کامران میڈو نے موجودہ دورہ میں استعمال کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضور جب سے انگلستان تشریف لائے ہیں از راہِ شفقت و ذرہ نوازی ان کی پیش کردہ کار ہی استعمال فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین ❊

اخبار قادیان

۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مورخہ ۲۲/۱۱ کو دہلی سے تشریف لے آئے ہیں اور ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے ہیں اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے انکی صحت بہتر ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انکی اہلیہ محترمہ بعارضہ شوگر و بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت انکی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

۔ ہفتہ زیر اشاعت میں احمدیہ فٹ بال ٹیم نے دو میچ کھیلے۔ پہلا آئی۔ ٹی۔ آئی کالج قادیان اور دوسرا لوکل کلب قادیان سے۔ ہماری ٹیم علی الترتیب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸ اور ایک گول سے کامیاب رہی، مخالف ٹیمیں کوئی گول نہ کر سکیں۔

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ اور مقبول خدمتِ دین کی سعادت حاصل کرنے کیلئے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر

۲۔ تین سال سے خاکسار کے پیٹ میں السر کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اور گیاسیس کی شکایت ہے خاکسار کے بھتیجے محمد حمید اللہ انٹرمیڈیٹ کا فائینل امتحان دیا ہے امتیازی کامیابی اور خاکسار کی صحت کاملہ کے ۲۲ لئے بزرگان جماعت ودرویشان کرام سے درخواست دُعا ہے خاکسار۔ محمد فرحت اللہ احمدی (چندہ پور)

عہدیدارانِ مال کی خدمت میں ضروری گذارش

پنجاب نیشنل بنک کے ریجنل منیجر صاحب جالندھر نے ہماری درخواست پر اپنے ہیڈ آفس کی منظوری سے ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو سرکلر کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاونٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی رقوم بلا فیس وصول کر کے بھجوائی جائیں۔ ایسی جملہ رقوم M.T. (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ ہمارے حساب قادیان میں جمع ہوں گی۔ اور بیرونی برانچیں رقوم وصول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی۔ اس بارے میں ضروری گذارش ہے کہ:-

(۱) ہمارا اکاؤنٹ SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN کے نام ہے۔ اس لئے رقوم جمع کراتے وقت "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج کیا جائے۔ پنجاب نیشنل بنک قادیان میں ہمارے کرنٹ اکاؤنٹ کا نمبر 175 ہے۔ اکاؤنٹ کا نمبر درج کرنا بھی زیادہ بہتر رہے گا۔

(۲) احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیل چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرمایا کریں۔

(۳) ریجنل منیجر صاحب کے سرکلر کی مصدقہ نقل جملہ جماعتوں کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے۔ یہ صرف پنجاب نیشنل بنک کی برانچوں کے لئے ہے۔ اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرماویں تا کہ دوبارہ بھجوا دی جائے۔

امید ہے کہ احباب اس رعایت سے فائدہ اُٹھا کر فیس کی بچت کریں گے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

مکرم تاج محمد صاحب آف جماعتِ احمدیہ کبیرا کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح و خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔ مکرم تاج محمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ)

خوشخبری

قطعات (طغرے) اور حضرت مسیح موعودؑ و خلفاءِ کرام کے فوٹوز!

تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیشِ نظر عمدہ کاغذ پر جاذبِ نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضورؑ کے الہامات و دُعائیہ قطعات شائع کرائے گئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاءِ کرام کے فوٹوز بھی ۲۰×۳۰ سائز پر شائع کرائے گئے ہیں۔ احباب کرام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اعوان بکڈپو سے قطعات و فوٹوز ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے حاصل فرماویں۔ ضرورت مند بذریعہ ڈاک بھی طلب فرما سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ علیحدہ ہوگا۔

قریشی عبد القادر اعوان۔ اعوان بک ڈپو۔ قادیان (انڈیا)

آپ سے ایک سوال

کیا آپ کے پاس اس قدر وقت ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کی دینی تربیت کر سکیں—؟

(۱) اگر نہیں تو آپ آج ہی بدر کے خریدار بن جائیے۔ اور دوسرے احباب کو بھی بنائیے تا کہ آپ اور آپ کے دوست بدر کے ذریعہ اپنے اہل و عیال کو دین کی باتیں سکھلائیں۔

(۲) اگر وقت ہے تو دین کی باتیں سکھلانے کے لئے کچھ مواد بھی تو آپ کو درکار ہوگا۔ اور وہ آپ بدر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ پس جہاں پر بدر سے بے پناہ فائدہ پہنچ رہا ہوگا وہاں پر بدر کو بھی آپ مالی استحکام پہنچا رہے ہوں گے۔

منیجر بدر قادیان

منظوری انتخاب عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۱۔ جماعتِ احمدیہ انائیم

صدر	مکرم سید سلطان عبد القادر صاحب
سیکرٹری مال	″ ایس۔ ایم۔ اے قادر صاحب

۲۔ جماعتِ احمدیہ پٹنہ

صدر	مکرم سید اختر احمد صاحب

۳۔ جماعتِ احمدیہ اوربن

صدر	مکرم سید انور احمد صاحب

۴۔ جماعتِ احمدیہ کالابن

صدر	مکرم مولوی نور الدین صاحب۔
سیکرٹری مال	″ بشیر احمد صاحب پردیسی۔
″ تعلیم و تربیت	″ محمد شریف صاحب۔
″ امور عامہ	″ محمد حق صاحب۔
″ تبلیغ	″ ماسٹر عبد الرشید صاحب۔
امام الصلوٰۃ	″ مولوی نور الدین صاحب۔
نائب خطیب	″ محمد شریف صاحب
امین	″ مبشر احمد صاحب۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصۂ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونا ضروری ہے۔ تا کہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تا حال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

جناب علم الدین صاحب ہیر یکر کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ کے عرصہ سے گلے اور پیٹ میں کچھ تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ علاج جاری ہے تاہم احبابِ جماعت و درویشانِ کرام سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز دیگر افرادِ خاندان پر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔ مبلغ پانچ روپے بطور صدقہ ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار یونس پرویز۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ بمبئی۔

ضروری اعلان

از دفتر نظارت علیا قادیان

برائے اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

امراء و صدر صاحبان کی فوری توجہ کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جارہا ہے کہ محترم سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کی طرف سے یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وصایا کی تکمیل کے کاغذات کے جواب دینے میں بعض صدر صاحبان کی طرف سے تساہل سے کام لیا جارہا ہے جس سے دفتری کام میں روکاوٹ اور مشکل پیدا ہورہی ہے۔ ایک زندہ اور ترقی پذیر قوم کے امراء و صدر صاحبان کے لئے یہ بات اُن کی شان کے شایان نہیں کہ وہ مرکزی ڈاک کے جواب دینے میں بلاوجہ تساہل سے کام لیں۔

نظارت ہذا اُمراء و صدر صاحبان سے یہ اُمید رکھتی ہے کہ وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو وصایا کی تکمیل کے سلسلہ میں پُورا پُورا تعاون دیتے رہیں گے۔ تاکہ دفتر مذکور کو آئندہ شکایت کا موقعہ نہ آنے پائے۔

جلسہ سالانہ کے واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسب پسند ریزرو کروائی جاسکیں۔

اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے :-

۱۔ تاریخ واپسی۔ ۲۔ نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ ۳۔ درجہ
۴۔ نام سفر کنندہ۔ ۵۔ عُمر۔ ۶۔ جنس (یعنی مرد یا عورت، یا بچہ یا بچی)
۷۔ پُورا یا نصف ٹکٹ۔ ۸۔ ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سب کے اس سفر کو ہر طرح موجب برکت بنائے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

کنڑی زبان میں سہ ماہی رسالہ

"یُگ رشمی" کی اشاعت

جماعتِ احمدیہ منگلور کی طرف سے "یُگ رَشمی" کے نام سے کنڑی زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ مکرم محمد یوسف صاحب بی۔کام کی زیر ادارت شائع ہورہا ہے۔ اب تک اس کے دو پرچے نکل چکے ہیں۔ نہایت ہی دیدہ زیب ۴۰ صفحات پر مشتمل یہ کنڑی رسالہ اس علاقہ میں بہت مقبول ہورہا ہے۔ اور یہ کنڑی زبان بولنے والوں میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہورہا ہے۔

اس لئے تمام جماعتہائے احمدیہ کرناٹک اور آندھرا پردیش سے درخواست کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رسالہ کے خریدار بن کر اور اشتہارات کے ذریعہ اس نہایت کارآمد اور مفید رسالہ کے فروغ اور اشاعت میں ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

اس کا سالانہ چندہ صرف ۴/- روپے ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرماویں۔

THE EDITOR "YUGARASHMI" Kannada QUARTERLY,
23/1008 ANSARI ROAD, BUNDER,
MANGALORE – 575001 (KARNATAKA STATE)

منسوخی مختار نامہ

بذریعہ اعلان اخبار بدر اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار نے اپنی جائیداد کا جو کہ موده ها ضلع ہمیر پُور (یو۔پی) میں ہے۔ کچھ حصہ فروخت کرنے کے لئے گزشتہ سال مکرم برادرم انوار محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ کو مختار نامہ دیا تھا۔ اب چونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا اس مختار نامہ کو منسوخ کیا جاتا ہے۔

خاکسار: محمد سعید انور۔ موده ها آئل ڈیلر۔ قادیان۔

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر بیرون جات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہوجاتا ہے۔ اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قُربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۱۵۰/- روپیہ کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت قُربانی کے جانور کا انتظام کیا جاسکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیلِ زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے ہوئے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ اُن کی طرف سے بروقت قُربانی کروادی جائے اور رقم بعد میں وصول کر لی جائے گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

کچھ اپنی نسبت!

مسلسل کئی سال سے زیادہ کام اور دیگر بواعث کے نتیجہ میں خاکسار کو بلڈ پریشر اور اعصابی تکلیف ہو گئی۔ گزشتہ دنوں اس کی شدت کے سبب اخبار بدر کے کام سے رخصت پر رہا۔ اس اثناء میں سیدنا حضرت اقدس ایدہُ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت اس عاجز کے لئے خصوصی دُعائیں فرماتے رہے۔ خدا نے فضل کیا۔ اب میری طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اور ۲۱ نومبر سے خاکسار نے اخبار بدر کی عملی خدمت بھی شروع کر دی ہے۔ احباب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ جس طرح پہلے انہوں نے اس عاجز کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھا، آئندہ بھی بدستور دُعائیں فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور ساتھ ہی اُسے بپایۂ قبولیت جگہ بھی دے۔ آمین۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری
ایڈیٹر بدر قادیان

مرمّت مقاماتِ مقدّسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی ہیں جن کی تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہوسکتے ہیں۔

اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم محمود احمد صاحب مرزا فرینکفورٹ (جرمنی) سے درویش فنڈ کی مد میں دو صد روپے کی رقم بھجواتے ہوئے تحریک کرتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ پاکستان میں بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)